سید وحید الحسن ہاشمی کی نعت گوئی کا تحقیقی مطالعہ

Research Study of Naat Recitation by Syed Waheed Ul Hassan Hashmi

*ڈاکٹر جرأت عباس شاہ: لیکچرر اردو گورنمنٹ گریجویٹ کالج، لیہ

**ڈاکٹر غلام احمد: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

*** ڈاکٹر حافظ عبد الرشید: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی، اسلام آباد

ABSTRACT

The true artistry of Syed Waheed Ul Hassan Hashmi is revealed when he tries his hands on the genre of the Na'at. Here he explores new themes about the Holy Prophet PBUH. His Na'ats exhibit a conscious attempts at rendering this time-honoured and sacred genre with a novel perspective, new diction and a fresh poetic idiom.It is Hashmi's specialty lies that in the quest of newness, he never dissociates from his poetic traditions. His Na'ats show unparalleled poetic greatness because they inherit our sublime poetic traditions. Syed Waheed Ul Hassan Hashmi has successfully tried to present the personality of the Holy Prophet PBUH in the light of the ideas and sentiments of modern man. That is why modern literary trends can be seen breathing in Hashmi's Na'ats.

Keywords: *Syed Waheed Ul Hassan Hashmi, Na'at,Holy Prophet PBUH.*

اردو ادب میں نعت نگاری ایک مقبول ترین صنف ادب ہے۔ اس میں شاعر حضور اکرم ﷺ سے اظہار محبت کرتے ہوئے گل ہائے عقیدت پیش کرتا ہے نعت نگاری کا فن نہایت مشکل اور محتاط فن گردانا جاتا ہے اس لیے بزرگان ادب نے ایسی ایسی بندشیں لگادی ہیں کہ جدید نعت گو شعراء کو خاصی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اردو میں نعت ان اشعار کے لیے مخصوص ہے جو صرف اور صرف نبی کریمؐ کی شان ممدوحہ میں کہے گئے ہوں رسول ﷺ کی ذات مقدس انسان کامل ہیں۔ وہ بشریٰ صفات سے متصف اعلیٰ وارفع ذات ہیں ان کی حیات طیبہ اعلیٰ اور مکارم اخلاق اسوہ حسنہ ہیں ان کی مدح قرآن کریم میں مذکور ہے قرآن کریم آپ کی سیرت طیبہ کا آئینہ ہے ایسی ذات جو اعلیٰ صفات سے متصف ہو ان کے اوصاف حمیدہ، کمالات اور فضائل کو نظم کرنا غیر معمولی انسان کی بساط میں نہیں ہے اس لیے نعت گو شعراء کو محتاط انداز مین اپنے بیان کو اظہار کرنا ہوتا ہے ورنہ نعت غلو کی زد میں آجاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے اظہار عقیدت

بصورت نظم ان کی ظاہری زندگی کے آغاز میں آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے بصورت "لوری" پیش کی عربی زبان میں لکھی اس نظم میں آپ کے دادا نے آپ سے محبت کا اظہار کیا بعد ازاں حضرت ابو طالب جو آپؐ کے مربی و محسن اور غم نامدار ہیں نے بصورت نظم آپؐ کی شان میں اظہار عقیدت کیا۔ لفظ نعت کو لے کر حضور اکرم ﷺ سے اظہار عقیدت کرنے والی تیسری شخصیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں جنہوں نے باقاعدہ نعت گوئی کی روایت کا آغاز کیا بعد ازاں صحابہ کرامؓ نے عربی زبان میں سرکار دو عالم کے حضور گل ہائے عقیدت پیش کیے ان میں حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ کعب بن زہیر ایسے جید صحابہ کرام شامل ہیں۔ عقیل شافی لکھتے ہیں:

"وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کو جب اس نعمت سے نوازا گیا تو پھر حضرت ابو طالب، حسان بن ثابت جیسے جید نعت گو اپنی چمک دمک کے ساتھ ادبی فلک پر روشنیاں بکھیرتے بارگاہ رسالت مآبؐ میں معتبر ٹھہرے یوں ہی حضور اکرم ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے والوں کی فہرست بھی تیار ہو گئی۔"[1]

عربی نعت نگاری کے بعد فارسی نعت بہت بڑا ماخذ ہے۔ فارسی شعراء نے عربی نعت کا تتبع ضرور کیا لیکن اس میں فارسی اور ایران انداز شامل کیا۔ فردوسی، معین الدین چشتی، شمس تبریزی، مولانا روم، سعدی، شیرازی، امیر خسرو، عبدالرحمان جامی، جمال الدین عرضی، محمد جان قدسی ایسے بلند مرتبہ شاعر ہیں جنہوں نے فارسی زبان و ادب میں رسولؐ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے علاوہ آپؐ کے حسن و جمال، شان دلیری کے ساتھ ساتھ مقصد تخلیق نبوت۔ اور مکارم اخلاق کا تذکرہ موجود ہے۔ عربی اور فارسی کی طرح اردو شاعری کو بھی نعت گوئی میں ممتاز مقام حاصل ہے۔ اردو شعراء نے اس صنف میں اپنی الگ پہچان بنائی ہے یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اردو کی تمام قدیم اصناف کی ابتداء دکن سے ہوئی ہے اردو کی قدیم مثنویاں اس کی شاندار مثال ہیں۔ ان مثنویوں میں جا بجا نعت گوئی کے نادر نمونے دستیاب ہیں گیارہویں صدی ہجری ملا وجہی اور ملا نصرتی کے علاوہ سبھی شعراء نے نعت گوئی پر اپنا زور قلم آزمایا ہے۔ ویسے اردو میں باقاعدہ نعت گوئی کا آغاز سولھویں اور سترھویں صدی میں ہوا جب اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعِر محمد قلی قطب شاہ (۱۵۶۵ء۔۱۶۱۱ء) نے نعت کی مستقل حیثیت قائم کی۔ اٹھارویں صدی میں ولی دکنی کا نعتیہ کلام اردو نعت کے ارتقائی سفر میں ایک نئی منزل کی نشان دہی کرتا ہے۔ خواجہ الطاف حسین حالی، مولانا ظفر علی خان اردو شاعری کے دور جدید کے اہم نعت گو شاعر ہیں۔ الطاف حسین حالی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کا نعتیہ کلام مقدار میں کم مگر

---

[1] رسالہ، کاروان نعت (یوسف مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، جولائی ۲۰۲۱ء)، ص: ۳۷
Risala, Karwan e Naat(Yousaf Market,Urdu Bazar, Lahore,July 2012),P:37

معیار میں بہت اعلیٰ ارفع ہے۔ ان کے علاوہ جن شعرا نے صنف نعت میں طبع آزمائی کی ان میں امیر مینائی، محسن کاکوری، جگر مراد آبادی، اقبال سہیل، حفیظ جالندھری، حمید صدیقی، ماہر القادری، حفیظ تائب، مظفر وارثی، اعجاز رحمانی، عامر عثمانی اور سید وحید الحسن ہاشمی شامل ہیں۔

یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مشعل سے مشعل جلتی ہے۔ الفاظ سے الفاظ بنتے ہیں۔ انسان کو انسان سنوارتے ہیں۔ دوسرا انسان پہلے انسان سے سیکھ کر تیسرے کو سکھاتا ہے یہی سیکھنے سکھانے کا عمل ہر قوم، ہر معاشرے اور ہر معاشرے کے افراد میں لمحہ بہ لمحہ ارتقاء پذیر ہے کسی بھی معاشرے میں تین قسم کے انسان رہتے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی منزلوں اور راستوں سے بے خبر اس دھرتی پر بوجھ کی صورت ہوتے ہیں، دوسری قسم کے انسان وہ انسان ہوتے ہیں جو اپنی منزلوں سے آشنا اور راستوں سے باخبر ہوتے ہیں مگر ان کی بساط میں دوسروں کے لیے مشعل بننا اور لوگوں کو منزل مقصود تک پہچانا نہیں ہوتا ہے۔ تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنی منزل سے آشنا ہوتے ہیں لیکن ان کے اندر خداداد صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کو اس منزل مقصود تک پہچانے کے ہنر سے واقف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ عظیم کہلاتے ہیں کیونکہ وہ مقصد تخلیق انسان سمجھتے ہیں ایسے لوگ معاشرے کے بھٹکے ہوئے انسانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کو راہ مستقیم دکھاتے ہیں یہی لوگ معاشرے کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں کیونکہ یہی لوگ کش مکش حیات میں پوری توانائیوں سے جلوہ گر ہوتے ہیں۔ وحید الحسن ہاشمی خود بھی منزل آشنا شاعر ادیب ہیں اور اور دوسروں کو منزل مقصود تک پہنچانے کے سلیقے سے واقف ہیں اور تاحیات دوسروں کو منزل تک پہنچانے کا فریضہ سر انجام دیتے رہے ہیں۔ سید وحید الحسن ہاشمی ۱۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کو بھارت کے شہر جون پور میں پیدا ہوئے والد کا نام مولوی شبیر حسن تھا جو پیشے کے لحاظ سے تحصیل دار تھے۔ وہ اس خاندان کے پہلے فرد تھے جنہوں نے ۱۹۰۳ء میں سرکاری ملازمت اختیار کی۔ وحید الحسن ہاشمی کا تعلق مذہبی گھرانے سے تھا اس وجہ سے مذہبی اثرات ان کی آخری سانس تک ان پر غالب رہے۔

اردو نعت نگاری ایک مقبول ترین صنف ادب ہے جس میں حضور اکرم ﷺ سے اظہار عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ مگر اس اظہار عقیدت میں احتیاط کا دامن تھامے رکھنا ہوتا ہے۔ سید وحید الحسن ہاشمی نے سب سے پہلے اپنے ایک فصیح مضمون میں نعت کی حدود و قیود کا تعین کیا اور افکار و خیالات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حالات و واقعات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ انسان افکار اور کردار میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ حضور ﷺ کے مکی دور میں نعت لکھی گئی لیکن نعت میں اصل نکھار آپؐ کی مدنی زندگی سے آنے لگا مدنی زندگی میں حضور اکرم ﷺ کا غیر اسلامی ممالک کے سربراہوں کو خط لکھنا بدر، احد، خندق خیبر کی فتح کے بعد یہودیوں اور کفار قریش کے حوصلوں کا پست

ہونا دراصل نعت میں اسلامی رجز خوانی اور آپ ﷺ کی سیاسی و اخلاقی بصیرت جیسے موضوعات کے دخول کا سبب بنے۔"[1]

حضور اکرم ﷺ کے اس دار فانی سے کوچ کے بعد اہل اسلام جس درد و غم اور رنج و مصیبت سے دوچار ہوئے آپ ﷺ سے دوری اور ہجر و وصال کی کیفیات کو بعد ازاں نعت گو شعرا شعری قالب میں ڈھالتے رہے۔ شہر مدینہ ان کا روزہ اقدس وہ گلیاں جو آپ کے نقوش پا سے منور تھیں وہ چبوترہ جس پر آپ درس کائنات دیا کرتے تھے وہ مقامات عظیم جہاں آپ کی زبان اطہر سے خطبات ارشاد ہوئے ایسے تمام موضوعات صنف نعت کے قالب میں ڈھلنے لگے فن نعت گوئی کے ضمن میں چند اصول مندرجہ ذیل ہیں۔ نعت نگار کے پیش نظر آپؐ کے حسن و جمال، اخلاق و کردار، تزکیہ نفس اور آپؐ کے خدا اور خلق کے ساتھ تعلقات کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ مقصد نعت میں پروردگار عالم کی تمام صفات کا تذکرہ ضروری ہے جو کہ نعت میں ناپید ہے نعت نگار کے لیے ضروری ہے کہ جوش خطابت میں ایسے الفاظ و خیالات حضرت محمدؐ سے منسوب نہ کرے جن کا اصلیت سے کوئی تعلق نہ ہو۔ نعت میں ذاتی نمود و نمائش کی بجائے خالصتاً آپ ﷺ سے مقدس محبت اور قلبی جذبات اور اظہار عشق کے لیے لکھی جائے۔ نعت میں خیالات اعتقاد کی رو سے حقیقت پر مبنی ہو اگر خیالات حقیقت پر مبنی نہ ہو اور وہ واردات قلب کے برعکس ہو تو دل پر اثر انداز نہ ہوگا بلند خیالی اور ندرت خیال کے شوق میں حقیقت یا واقفیت سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے۔ مابعد الطبعیاتی اور رومانوی تصورات کے بیان میں اکثر شعرا بے خیالی کا شکار ہو جاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ عشق رسولؐ اور مقام رسول ﷺ کی کوئی حد نہیں لیکن اس کے باوجود کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کرے جو بالکل بے سروپا ہو، کیوں کہ من گھڑت اور بے بنیاد الفاظ سے نہ خدا راضی ہوتا ہے اور نہ مصطفیٰ راضی ہوتے ہیں۔

پروفیسر جعفر علی لکھتے ہیں:

"عقل و خیال کے ساتھ ساتھ جذبات کا بھی نعت سے تعلق ہے جذبے کی شدت نعت لکھنے کا سبب بنتی ہے جذبات ہی انسانی روح کو بیدار اور اخلاق کو درست کرتے ہیں۔ نعتیہ شاعری کا زیادہ حصہ جذبات نگاری پر مبنی ہوتا ہے اس کی شاید وجہ ہے کہ نعت نگار عشق رسول میں اس قدر غرق ہے دنیاوی عشق و آرام یا درد و غم کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی بے

[1] وحید الحسن ہاشمی، ال یاسین (الحسن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۷ء)، ص: ۱۲
Waheed ul Hassan Hashmi,Aal Yaseen,(Al-Hassan Publications, Lahore,1997,P:12

شک قرآن حضور ﷺ کے حسن اخلاق کا جیتا جاگتا نمونہ ہے اور ہماری نعتیں قرآن کی منظوم تفسیریں بنیں یا ہونی چاہیے۔" [1]

سید وحید الحسن ہاشمی کے نعتیہ کلام میں مقصدیت، خیال، جذبہ، الفاظ، طرز ادا اور وزن اس قدر خوب صورتی اور اعتدال سے آتے ہیں کہ قاری داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کے نعتیہ الفاظ پوری متانت و صداقت اور پر اثر معنویت سے لبریز ہوتے ہیں۔ ہاشمی صاحب آپؐ کی ذات مبارکہ ایسے الفاظ موتیوں کی طرح پروتے ہیں جو آپ کی ذات اور شان کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ ہاشمی کا نعتیہ خیال اور جذبہ الفاظ کے قالب میں ڈھل کر قاری کے دل میں گھر کر لیتا ہے۔ اس لیے ان کا نعتیہ کلام مانوس الفاظ پر مبنی ہوتا ہے۔ وحید الحسن ہاشمی کی طرز ادا ایک خاص خیال اور جذبے کو خوب صورتی سے پیش کرتی ہے۔ وحید الحسن ہاشمی کے کلام میں سلاست اور روانی ہوتی ہے۔ جس سے قارئین شعر کے شعور کا ادراک کرنے میں آسانی محسوس کرتا ہے وہ اپنے کلام میں پیچیدہ الفاظ اور دقیق محاورات سے انحراف برت کر اپنے کلام میں روانی اور فصاحت و بلاغت کو پیدا کرتے ہیں۔ ان کا کلام موزوں اور پر تاثیر ہے۔

سید قائم نقول لکھتے ہیں:

"سید وحید الحسن ہاشمی کے نعتوں میں شاعر کے معتقدات کے ساتھ ساتھ شاعری کا اپنا حسن بھی دکھاتی دیتا ہے۔ جو قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے۔ ہاشمی نے نعت کے روایتی اسلوب کو ترک نہیں کیا بلکہ اس کو آگے بڑھایا ہے۔ اس میں اضافے پرکھتے ہیں۔ منفرد اور مکمل تشبیہوں اور استعاروں سے ہر خیال اپنے سیاق و سباق کے ساتھ قاری پر عیاں ہوتا ہے اور شعری حسن کو مجروح نہیں کرتا وحید الحسن ہاشمی کے ہاں سلاست اور سادگی کے ساتھ حسن و جمال کے آئینے بھی ملتے ہیں جن سے قاری کے شعور اور لاشعور دونوں منور ہو جاتے ہیں۔" [2]

وحید الحسن ہاشمی کی نعتوں میں ملی شعور اور آگہی کا جذبہ بدرجہ اتم ملتا ہے۔ ہاشمی صاحب کا کلام نبی ﷺ سے محبت کا درس دیتا دکھائی دیتا ہے اور قارئین کو سرور کائنات کے درس دیتی دکھائی دیتی ہیں اور قارئین کو سرور کائنات کے در سے وابستہ کرتی ہیں کیوں کہ ہاشمی صاحب محبت رسول کو سرمایہ حیات گردانتے ہیں اس لیے ان کی نعتوں میں عصری شعور ہوتا

---

1 جعفر علی، پروفیسر، سید وحید الحسن ہاشمی کی نثری خدمات (اظہار سنز پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء)، ص: ۳۳

Jafar Ali,Professor,Syed Waheed ul Hassan Hashmi ki Nasri Khidmat(Izhar Sonz Publications,Lahor2011),P:33

2 قائم نقوی، طاہرین (الحسن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء)، ص: ۶۸

Qaim Naqvi,Tahireen(Al-Hassan Publications,Lahore,2006),P:68

ہے۔ اور ان کے اشعار ظلم و جبر اور استبدار کے خلاف نعرہ حق بلند کرتے ہیں ہاشمی نے داخلیت کو قومیت کی وسعت سے متعارف کروایا ہے۔

ہمارا کام ڈوبے رہیں عشق پیغمبر میں
محبت کو غذا تو روح کے اندر سے ملتی ہے [1]
الفتِ شاہ مدینہ کا صلہ کیا مانگتے
درد میں ملنے لگی لذت دوا کیا مانگتے [2]

وحید الحسن ہاشمی عشق مصطفٰے میں یوں غوطہ زن ہیں کہ انہیں مرض عشق میں کسی دوا کی ضرورت نہیں اور یہ امر مبنی بر حقیقت ہے کہ عشق کا ایسا درد ان خوش نصیبوں کو حاصل ہوتا ہے جو اس درد سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہوتے ہیں وحید الحسن ہاشمی کے نزدیک رضائے خدا کا بہترین حصول بھی عشق نبی رسولؐ پر چلتا ہے تو وہ دین و دنیا میں نفع مند رہتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص محبت اور الفت مصطفٰے کے علاوہ رضائے الٰہی کا متلاشی ہے تو وہ اپنی زندگی بے کار گزار رہا ہے۔

جراٴت یہ نبوت کے گھرانے سے ملی ہے
کٹنا ہے تو کٹ جائے جھکاتے نہیں سر ہم [3]
یہ بھی شرف نبی کا ہے اس کائنات پر
داماد بوتراب ہے بیٹی بتول ہے [4]
جب یہ دیکھا یہ بشر خود میں صراط مستقیم
اہلبیت مصطفٰے کا قافلہ اچھا لگا [5]

---

1 وحید الحسن ہاشمی، طاہرین (الحسن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء)، ص: ۸۷
Waheed ul Hassan Hashmi,Tahireen(Al-Hassan Publications,Lahore,2006),P:87

2 وحید الحسن ہاشمی، طاہرین، ص: ۸۷
Waheed ul Hassan Hashmi,Tahireen,P:87

3 وحید الحسن ہاشمی، ال یاسین، ص: ۴۷
Waheed ul Hassan Hashmi,Aal Yaseen,P:48

4 وحید الحسن ہاشمی، ال یاسین، ص: ۴۹
Waheed ul Hassan Hashmi,Aal Yaseen,P:49

5 وحید الحسن ہاشمی، طاہرین، ص: ۸۳

سید وحید الحسن ہاشمی کی نعتیں جدت اور کلاسیکیت کا حسین امتزاج ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے شعری افکار کو نہایت سلیقے اور بے پناہ مہارت سے قاری کے سامنے رکھتے ہیں کہ ان کا دل موہ لیتے ہیں۔ پروفیسر ذوالفقار علی اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

"وحید الحسن ہاشمی کی نعتیں عشق اور تفکر کے امتزاج کی مظہر میں جذبے میں ڈوب کر نعت کی تخلیق تو اکثر شعرا کرتے ہیں مگر اس جذبے کی گہرائی کے باوجود عقلی تقاضے مد نظر رکھنا کم شعرا کے حصے میں آیا ہے۔"[1]

ذہنی بصارت و بصیرت کا اعجاز وحید الحسن ہاشمی کے کلام میں دکھائی دیتا ہے۔ وحید الحسن ہاشمی نے نعت میں طنزیہ لب و لہجہ اپنا کر قوم کو خوابیدہ خواب سے جگانے کی سعی کرتے دکھائی دیتے ہیں انہوں نے اپنے کلام میں نعت کے ذریعے قومی اور ملی نعت کا پودا لگایا اور فلسفے اور تاریخ شعور کو ہوا دے کر ایک تن آور درخت بنایا ان کی نعت میں سیاسی کرب مسلمانوں کی عظمت رفتہ، حقیقت کا خیال، غبارِ راہ حجاز بن جانے کی آرزو پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات وحید الحسن ہاشمی کا لب و لہجہ تلخ ضرور ہو جاتا ہے لیکن ان کی عقیدت بھری آواز سرور کائناتؐ کے اعلیٰ کرداروں، معلیٰ اخلاق اور سیرت کی صلاحیتوں کے حق میں ہے۔

مصادر و مراجع

1.Risala, Karwan e Naat,Yousaf Market,Urdu Bazar, Lahore,July 2012.
2.Waheed ul Hassan Hashmi,Aal Yaseen,,Al-Hassan Publications, Lahore.
3.Jafar Ali,Professor,Syed Waheed ul Hassan Hashmi ki Nasri Khidmat,Izhar Sonz Publications,Lahor2011.
4.Qaim Naqvi,Tahireen,Al-Hassan Publications,Lahore,2006.
5.Waheed ul Hassan Hashmi,Tahireen,Al-Hassan Publications,Lahore,2006.
6.Zulfiqar Ali,Tahireen,Al-Hassan Publications,Lahore,2006.

Waheed ul Hassan Hashmi,Tahireen,P:83

[1] ذوالفقار علی، طاہرین (الحسن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء)، ص: ۸۴

Zulfiqar Ali,Tahireen(Al-Hassan Publications,Lahore,2006),P:84